بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم :- جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹ / ۲۴	۲۹ شوال ۱۳۸۹ھ - ۸ صلح ۱۳۴۹ھش - ۸ جنوری ۱۹۷۰ء	نمبر ۷

رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا دروازہ کھولنے والا

جماعتِ احمدیہ کا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۸ واں الٰہی جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا نہایت درجہ رُوح پرور اور بصیرت افروز اختتامی خطاب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام اور نوعِ انسان پر آپ کے احسانات بے پایاں کا مسحور کن تذکرہ

(۶)

۲۸ رفتح ۱۳۴۸ہش (۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء) کو جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کا انعقاد ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد (جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر جمع کر کے پڑھائیں) سوا دو بجے بعد دوپہر عمل میں آیا۔ اجلاس کا آغاز حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا نے کی۔ بعدہٗ مکرم ثاقب زیروی صاحب نے اپنی ایک تازہ نظم بعنوان "عالمِ اسلام بارگاہِ خیر الانامؐ میں" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ نے پاکستان کے کونہ کونہ اور دور و دراز ممالک سے آئے ہوئے ہزاروں ہزار احباب کو نہایت درجہ رُوح پرور اور بصیرت افروز اختتامی خطاب سے نوازا جو علوم و معارف اور حقائق و دقائق کے ایک بحرِ بیکراں کی حیثیت رکھتا تھا۔ حضور کا یہ وجد آفریں خطاب ۲ گھنٹے سے بھی زیادہ عرصہ تک جاری رہا۔

وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء کی معرکۃ الآراء علمی تقریر کے تسلسل میں اصل موضوع (یعنی حقیقتِ محمدیہ) پر تقریر شروع کرنے سے قبل حضور نے وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا میں اصل تقریر کرنے سے پہلے دو باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ اگلے ماہ کی پہلی تاریخ یکم صلح ۱۳۴۹ہش مطابق یکم جنوری ۱۹۷۰ء سے وقفِ جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نئے سال میں ہمیں قربانیوں کی پہلے سے بڑھ کر توفیق عطا کرے اور پھر ان قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے ان کے بہتر اور احسن ثمرات پیدا فرمائے۔ دوسرے یہ کہ وقفِ جدید کے لئے معلمین کی پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں ضرورت ہے۔ معلمین کی جو کلاس شروع ہونے والی ہے اس کے لئے بہت کم نام پہنچے ہیں۔ دوست بحیثیت معلم خدمات بجا لانے کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ پچاس سے سو تک کی تعداد میں معلمین چاہئیں۔ آپ کا فرض ہے کہ اہل اور قابل معلّم جلد سے جلد مہیا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور جزاء عطا کرے۔

حقیقتِ محمدیہ کا مسحور کن تذکرہ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النجم کی آیات وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۔ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۔ عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ۔ ذُوْ مِرَّۃٍ فَاسْتَوٰی ۔ وَھُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ۔ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۔ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۔ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ۔ (آیات ۴ تا ۱۱) کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے بڑے ہی مسحور کن انداز میں واضح فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود مقصودِ کائنات ہے یعنی وجۂ تخلیقِ کائنات صرف اور صرف آپؐ ہی کی ذاتِ بابرکات ہے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کو پیدا کرنا منشائے الٰہی نہ ہوتا اور اللہ رب العٰلمین آپؐ کو پیدا کرنے کا منصوبہ نہ بناتا تو یہ عالمین ہی معرضِ وجود میں نہ آتا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے آپؐ کو عالمِ قضا و قدر میں مرکزی نقطہ کے طور پر پیدا کیا اور پھر اس مرکزی نقطہ کے گرد عالمین کو بنایا۔ یہ حقیقت ایک رنگ میں گزشتہ انبیاء پر بھی ظاہر کی گئی تھی اور انہیں بتایا گیا تھا کہ انہوں نے جو بھی فیضانِ الٰہی پایا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے پایا ہے۔ یہی وجہ ہے جملہ انبیاء ماسبق میں سے ہر نبی اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا مظہر تھا محمد کا

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ رصلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت پہلے کی نسبت تو بہتر ہے لیکن ابھی مکمل آرام نہیں آیا۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۷ رصلح۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین۔

میرے بھانجے عزیزم چوہدری خلیل احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن مکرم برادرم چوہدری محمد اکرم خاں صاحب حیدر آباد کا نکاح حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت ۲ جنوری ۱۹۷۰ء کو مسجد مبارک میں قبل نماز جمعہ عزیزی سیدہ قدسیہ شاہ صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ سے پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ جملہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔ آمین۔

خاکسار ڈاکٹر محمد خاں۔ جودھ پور ضلع ملتان

(حال دار الرحمت وسطی ربوہ)

مکرم احمد علی صاحب چاہ بھاگو والہ موضع نیر کوٹ ضلع ملتان کے لئے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور خدمتِ سلسلہ کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب بخیریت لندن پہنچ گئے

لندن ۵ صلح (بذریعہ تار) مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ابن محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت لندن پہنچ گئے ہیں۔

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے آپ ڈاکٹری کی مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے وہاں تشریف لے گئے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ وہاں آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ تعلیم مکمل کرنے کے بعد کامیاب کامران بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸۔ صلح ۱۳۴۹ہش

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

(۳)

اس انتشار نے اسلام کی تبلیغ کو سخت نقصان پہنچایا۔ لوگوں کے دلوں سے اسلام کی حقیقت چھپ گئی اور عوام پریشان خیالیوں میں مبتلا ہو گئے۔ دوسری طرف جو لوگ شریعت پر زور دیتے تھے ان کے وارث شریعت کے چھلکے سے چمٹ گئے اور اس کے مغز سے نابلد ہوتے چلے گئے۔ ان لوگوں نے شریعت کے ذرا ذرا سے حکم پر تو زور دیا اور جس نے ان کی بنائی شریعت کے کسی رُکن کی پابندی نہ کی تو اس کو کافر و ملحد بنا کر رکھ دیا۔ اس طرح تبلیغِ اسلام کو سخت صدمہ پہنچا اور تمام دنیا میں مسلمانوں کی اسلام کے متعلق وہ حالت ہوئی جو ہم دیکھتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عوام مغربی طریقوں کا شکار ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس سے ہر بحر میں فساد پھیل گیا ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالےٰ کسی انسان کو مبعوث کرتا جو اسلام کی حقیقی صورت ازسرِنو دُنیا کے سامنے پیش کرتا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ آپؑ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا طریقِ کار اختیار کیا اور اس زمانہ میں جو ذرائع تبلیغ کے لئے پیدا ہو گئے تھے ان سے اسی طرح کام لیا جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اپنے زمانہ کے ذرائع سے کام لیا۔ چنانچہ آپؑ نے آپؐ کی تقلید میں ملکہ انگلستان کو اسلام کا پیغام پہنچایا اور اس کو صاف صاف لفظوں میں بتایا کہ وہ ایک مُردہ خدا کو پُوجتی ہے اور حقیقی مذہب سے بہت دُور جا پڑی ہے۔ آپؑ کے بعد آپ کے خلفاء نے بھی آپ کی تقلید میں دنیا کے سربرآوردہ لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے پرنس آف ویلز کو دعوت دی۔ اور کئی دوسرے انسانِ زمانہ کو بھی اسلام کی دعوت پہنچائی۔ اور یورپ میں جا کر اپنا مشن پہلے انگلستان میں قائم کیا اور بعد میں تقریباً دنیا کے ہر ملک میں مساجد تعمیر کیں اور اسلامی مشن قائم کئے۔ کئی عالمی مشہور زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم کر کے پھیلائے جو ہمارے مشن اکثر ہر بڑے آدمی کو بطور تحفہ کے پیش کرتے رہتے ہیں اور دنیا کا شاید ہی کوئی بڑا سیاسی انسان ہو گا جس کو کسی نہ کسی مشن نے قرآنِ مجید اور اسلامی لٹریچر کا تحفہ نہ پیش کیا ہو۔ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے یہ کام روز بروز ترقی پر ہے اور ہمارے مبلّغین جو تمام دُنیا میں پھیلے ہوئے ہیں باوجود بے سروسامان ہونے کے کوئی موقع تبلیغ کا ضائع نہیں جانے دیتے اور ہر موقع پر اسلام کا پیغام پہنچانے سے نہیں چُوکتے۔ اس وقت شاید ہزاروں بڑے بڑے آدمی ہوں گے جن کے پاس قرآنِ کریم کا ترجمہ ایسی زبان میں جس کو وہ سمجھتے ہوں اور اسلامی لٹریچر نہ پہنچایا گیا ہو۔

ہمارے مشنوں کی یہ کارروائیاں بصورت رپورٹ الفضل میں اکثر شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن کو اگر اختصار کے ساتھ اکٹھا شائع کیا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ جماعتِ احمدیہ اپنی بے بضاعتی کے باوجود عظیم الشان کام سرانجام دے رہی ہے۔ اس نے اسلام کا پیغام تمام دنیا کے کناروں تک پہنچایا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ جب چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب یو۔ این۔ او کی جنرل اسمبلی کے صدر بنائے گئے تو آپ نے اپنے سیشن کا افتتاح قرآن کریم کی آیات سے کیا۔ اسی طرح تمام دنیا کے نمائندوں تک اسلام کی تعلیم پہنچ گئی ہے اور جماعتِ احمدیہ دُنیا پر یہ ثابت کر رہی ہے کہ واقعی سیدنا حضرت محمدؐ رسول اللہ تمام دنیا اور تمام زمانوں کے لئے رحمۃٌ لّلعٰلمین ہیں۔

آپ کے امام کو آپ کی ضرورت ہے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید)

تحریک وقفِ جدید کا آغاز فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خدمتِ دین کی تڑپ رکھنے والوں کو ان الفاظ میں مخاطب فرمایا تھا:۔

"مَیں چاہتا ہوں کہ جن کے دل میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین سہروردی کے نقشِ قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریکِ جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہِ راست میرے سامنے وقف کریں تا کہ مَیں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی سے بالکل ویران نہیں لیکن روحانیت سے بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقش بندیوں کی ضرورت ہے!... پس مَیں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔"

(خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۹رجولائی ۵۷ء)

کیا آپ اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں وقف کے لئے اپنا نام پیش کریں گے۔ جملہ درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ براہِ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ارسال کی جائیں:۔

(۱) نام مع ولدیت (۲) تعلیم دینی و دُنیاوی
(۳) عمر (۴) مستقل پتہ

حقیقی خوشی

اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ الفضل ایسے خالص مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

دُعا اور اس کے آداب

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۴)

(۱۱) " خلیفہ سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم پٹیالہ کسی ابتلا اور فکر اور غم میں مبتلا تھے۔ ان کی طرف سے متواتر دعا کی درخواست ہوئی۔ اتفاقاً ایک دن یہ الہام ہوا

" چل رہی ہے نسیم رحمت کی "

ان کو بذریعہ خط اطلاع دی گئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد انہوں نے ابتلاء سے رہائی پائی اور بذریعہ خط اپنی رہائی سے اطلاع دی۔ ان کا خط میرے کسی بستہ میں اب پڑا ہوگا۔ اور وہی اس بات کا کامل گواہ ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۲۵)

آپ کی دعاؤں کی قبولیت ایسی پے در پے تھی کہ عاجز انسانوں کا حوصلہ بندھتا تھا۔ یہ تو صرف چند ایک مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ ورنہ ان دعاؤں کی قبولیت کی کوئی حد و انتہا نہ تھی۔ کہیں دعا کی وجہ سے ہندو قوم کا نمائندہ پنڈت لیکھرام قتل ہو رہا ہے۔ کہیں عیسائی قوم کا نمائندہ ڈپٹی عبداللہ آتھم آپ کی دعا کے اثر سے پاگلوں کی طرح پھرتا پھرتا مر جاتا ہے۔ اور اس کی قوم باوجود ساری حکومت و شوکت کے اسے خدا کے عذاب سے بچا نہ سکی۔ کہیں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ کسی نادان مولوی نے آپ پر عربی زبان نہ جاننے کا طعن کیا۔ تو آپ کے خدا نے آپ کی دعا پر آپ کو ساری عربی زبان کا علم ایک لمحہ میں دے دیا۔ جو ایک سمجھ سے بالا بات ہے۔ کہیں دوسرے مذاہب کے ساتھ قرآن کریم کی حقانیت کا مقابلہ آپڑا تو آپ کے خدا نے آپ کی دعا کو سنتے ہوئے ایسے قرآنی معارف آپ کی زبان مبارک سے نکلوائے۔ کہ دنیا حیران رہ گئی۔ اور اعتراف حقیقت پر مجبور ہو گئی۔ کہیں ہمیں یہ دکھائی دیتا ہے کہ غیروں کے ساتھ مقابلہ میں آپ کو حدیث کے ایک حوالہ کی ضرورت پیش آئی تو آپ نے کتاب کے ورق الٹنے شروع کر دیئے۔ اور ایک مقام پر آکر رک گئے۔ اور حوالہ مل گیا۔ پوچھنے پر بتایا کہ باقی سب صفحات خالی نظر آتے تھے اور صرف اسی صفحہ پر لکھا ہوا دکھائی دیا۔ غرضیکہ آپ کی دعائیں قبولیت کی ایک فوق العادت کیفیت رکھتی تھیں۔ اور ہر موقعہ پر خدا کا ہاتھ آپ کی مدد کے لئے نکل آتا تھا پھر کیا کسی سعید انسان کو یہ شبہ رہ جاتا ہے کہ خدا دعا قبول نہیں کرتا۔ وہ کرتا ہے اور ضرور کرتا ہے۔ ہاں مانگنے والا چاہیئے۔

مجیب الدعوات کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والی دوسری صفت خدا کا قادر ہونا ہے۔ اگر خدا قادر نہ ہو تو وہ کمر توڑنے والی مشکلات کو کیا دور کرے گا۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے بیان اور اس کی تفصیل سے بھرا پڑا ہے فرماتا ہے۔

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

یعنی وہ ہر بات پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے راستہ میں کوئی روک نہیں۔ وہ جس کو جتنا چاہے دیتا ہے۔ اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔ اس کی عظمت اور قدرتوں کی کوئی حد بست نہیں۔ اس نے کروڑہا میل کے فاصلہ پر ایک بمب جلا دیا۔ جو زمین کے گوشہ گوشہ کو روشن کر رہا ہے اور ابھی سائنسدان ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ اس کی گرمی اور روشنی کا صرف ۲۲ ارب واں حصہ ہماری دنیا میں آتا ہے۔ باقی فضا میں بکھر جاتا ہے۔ وہ قادر جو آسمانوں کو بغیر ستونوں کے تھامے ہوئے ہے وہ جس کے سہارے پر لاتناہی کائنات قائم ہے۔ اور ہر چیز اپنے اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ وہ عظمتوں اور قدرتوں اور خزانوں کا مالک خدا ہمیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بہت پیاری اگر دلوں میں نہایت درجہ ہیبت پیدا کرنے والی حدیث بیان کرتا ہوں۔

عن سعید ابن عبدالعزیز
عن ربیعۃ ابن یزید

عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ذرٍ جندب ابن جنادۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال یا عبادی انی حرّمتُ الظلم علیٰ نفسی وجعلتہ بینکم محرّماً فلا تظالموا۔ یا عبادی کلکم ضالٌ الا من ھدیتہٗ فاستھدونی اھدکم۔ یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہٗ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عارٍ الا من کسوتہ فاستکسونی اکسُکُم۔ یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنھار وانا اغفر الذنوب جمیعاً فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضرّی فتضرّونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی۔ یا عبادی لو انّ اوّلکم و اٰخرکم وانسکم وجنکم کانوا علیٰ اتقیٰ قلب رجلٍ واحدٍ منکم مازاد ذالک فی ملکی شیئاً یا عبادی لو انّ اوّلکم واٰخرکم وانسکم وجنکم کانوا علیٰ افجر قلب رجلٍ واحدٍ منکم ما نقص ذالک من ملکی شیئاً۔ یا عبادی لو انّ اوّلکم و اٰخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحدٍ فسألونی فاعطیت کل انسان مسألتہ ما نقص ذالک مما عندی الّا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا لکم ثم اوفیکم ایاھا فمن وجد خیراً فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذالک فلا یلومنّ الّا نفسہ۔ قال سعید کان ابو ادریس اذا حدث ھذا الحدیث جثا علیٰ رکبتیہ رواہ مسلم ورد ینا عن الامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ قال لیس لاھل الشام حدیث اشرف من ھذا الحدیث فعلت ذالک اذا غابہٗ

ترجمہ :۔ سعید بن عبدالعزیز ربیعۃ بن یزید سے اور وہ ابی ادریس الخولانی سے اور وہ حضرت ابوذر سے اور حضرت ابوذر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور رب العزت کا کلام نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو میں نے ظلم کو اپنے اوپر بھی حرام کر رکھا ہے اور تم میں بھی حرام کر دیا ہے۔ پس تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے۔ مگر جس کو میں ہدایت دوں پس مجھ سے ہدایت مانگو کہ میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے۔ مگر جس کو میں کھانا دوں۔ پس مجھ سے کھانا مانگو کہ میں تمہیں کھانا دونگا۔

اے میرے بندو تم میں سے ہر ایک ننگا ہے مگر جس کو میں کپڑا دوں۔ پس مجھ سے کپڑا مانگو کہ میں تمہیں کپڑا دوں گا۔ اے میرے بندو تم دن رات خطائیں کرتے ہو۔ اور میں سارے گناہ بخشتا ہوں پس مجھ سے بخشش چاہو کہ میں تمہیں بخشوں گا اے میرے بندو تمہاری رسائی میرے نقصان تک نہیں کہ تم مجھے نقصان پہنچا سکو۔ اور نہ ہی میرے نفع تک ہے کہ مجھے نفع پہنچا سکو اے میرے بندو اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے انسان

اور تمہارے جن سب کے سب تم میں سے نیک ترین انسان جیسے بھی نیک ہو جائیں۔ تو اس سے میری بادشاہت میں ذرہ بھر زیادتی نہ ہوگی۔ اے میرے بندو اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں۔ اور جو چاہیں مجھ سے مانگیں۔ اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق دے دوں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں ہوگی۔ جتنی کہ سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے اس کے پانی میں کمی ہوتی ہے۔ اے میرے بندو۔ میں تمہارے اعمال کا احاطہ کر رہا ہوں۔ پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جس کو پتہ لگے کہ اس کے اعمال اچھے شمار کئے گئے ہیں۔ تو وہ اللہ کا شکر کرے۔ اور جو اس کے علاوہ کوئی چیز پاوے۔ تو وہ اپنے نفس کو ملامت کرے۔ (کہ یہ اسی کا قصور ہے) سعید کہتے ہیں کہ ابو ادریس خولانی جب اس حدیث کو بیان کرتے تو گھٹنوں کے بل گر جاتے (اس حدیث کو مسلم نے روایت کی) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ شامیوں کے پاس اس حدیث سے زیادہ اشرف کوئی حدیث موجود نہیں۔"

(ریاض الصالحین باب المجاہدۃ)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی قدرت اور عظمت کی بے شمار مثالیں دی ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے بڑھاپے میں اپنے روحانی جانشین کے لئے دعا کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یحییٰ علیہ السلام کی بشارت دی۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے عرض کیا۔ مجھے کس طرح بیٹا مل سکے گا۔ جبکہ میرے بال سفید ہو گئے ہیں اور ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں۔ اور میری بیوی بانجھ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

كَذَٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا

(مریم رکوع ۱)

یعنی اسی طرح تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے۔ اور میں نے تجھے بھی تو پیدا کیا۔ حالانکہ تو کچھ بھی نہیں تھا۔

حضرت مریم کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے کی بشارت دی۔ تو انہوں نے عرض کیا مجھے بیٹا کیسے مل سکتا ہے جبکہ میں کنواری ہوں۔ اور میں نے کبھی بدکاری نہیں کی۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا

(مریم رکوع ۲)

یعنی اسی طرح سے تیرے رب نے فرمایا ہے ایسا کرنا میرے لئے آسان ہے۔ اور میں اُسے لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بناؤں گا۔ اور یہ امر میری طرف سے فیصلہ ہو چکا ہے۔

غرضیکہ کوئی امر خدا تعالیٰ کی قدرت سے بعید نہیں۔ اس سے انسان جو چاہے بھلائی مانگے۔ اللہ تعالیٰ اسے دینے پر قادر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ اپنی ڈائری میں فرماتے ہیں:۔

کوئی کسی بات سے خوش ہے کوئی کسی سے ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارا خدا قادر خدا ہے۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ

(حج آخری رکوع)

یعنی ان لوگوں نے اللہ (کی صفات) کا صحیح اندازہ نہیں نہیں لگایا۔ اللہ تو یقیناً بڑی طاقت والا اور بڑا غالب ہے۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ

(زمر رکوع ۸)

یعنی ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا صحیح اندازہ نہیں لگایا۔ حالانکہ قیامت کے دن زمین ساری کی ساری اس کے کامل تصرف میں ہوگی۔ اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ ذات پاک ہے اور ان کے مشرکانہ عقائد سے بہت بالا ہے۔ یوں تو اس دنیا میں بھی زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ سب اللہ تعالیٰ کے کامل تصرف میں ہے۔ لیکن نادانوں کے لئے مختلف توجیہات کی گنجائش رہتی ہے۔ قیامت کے دن یہ تصرف صاف نظر آ جائے گا۔ اور کائنات کا ایک ایک ذرہ اسی کے قبضہ قدرت میں دکھائی دے رہا ہوگا۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

(یوسف رکوع ۳)

یعنی اللہ اپنی بات کے پورا کرنے پر کامل اقتدار رکھتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو جانتے نہیں۔

سو اللہ تعالیٰ کی مجیب الدعوات اور قادر ہونے کی صفات ایک عاجز انسان کے لئے انتہا درجہ حوصلہ افزا ہیں۔ اور دعا کے لئے زبردست حرکت پیدا کرتی ہیں۔

(۲) قبولیتِ دعا کے لئے ایک ضروری شرط یہ ہے کہ بندہ کی طرف سے اضطراب اور قلق اور کرب اور عجز و نیاز کا اظہار ہو۔ وہ اللہ کے حضور میں عاجزی کرے اور گڑگڑائے۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر ہے فرماتا ہے۔

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ

(نمل آیت ۶۳)

ترجمہ بتاؤ تو کون کسی بے بس کی دعا سنتا ہے۔ جب وہ اسے پکارتا ہے۔ اور اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ یعنی خدا تم ہی ہے جو ایسا کرتا ہے۔ مشکلات میں گھرا ہوا کامل بے بسی کی حالت میں جب کوئی بندہ اللہ کے حضور تضرع اور عاجزی سے دعا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو سنتا اور اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ تضرع اور عاجزی ربوبیت الٰہی کو جنبش دیتی ہے۔ جس طرح بچہ کا رونا ماں کے دودھ کو اتارتا ہے۔

قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَئِنْ أَنْجَانَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۔ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ

(انعام آیت ۶۴ و ۶۵)

ترجمہ۔ تو ان سے کہہ دے کہ تمہیں خشکی اور تری کی مصیبتوں سے (یعنی جو مصائب تم پر زمین پر آتی ہیں یا سمندروں اور دریاؤں میں آتی ہیں) کون بچاتا ہے جبکہ تم اسے عاجزی سے اور پوشیدہ طور پر یہ کہتے ہوئے پکارتے ہو کہ اگر وہ ہمیں اس مصیبت سے بچائے گا تو ہم ضرور اس کے شکرگزار ہو جائیں گے تو ان سے کہہ دے کہ اللہ ہی تمہیں اس سے بھی اور ہر دوسری گھبراہٹ سے بھی بچاتا ہے۔ لیکن پھر بھی تم شرک کرنے لگ جاتے ہو۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ بتاتا ہے۔ کہ عجز و نیاز اور تضرع اور زاری کے ساتھ اس کے حضور میں دعا کی جائے۔ تو وہ عاجز بندوں کو مصیبتوں سے نجات دیتا ہے لیکن اس کے بعد شکرگزاری کرنی ضروری ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ مصیبت ٹل جائے تو پھر اپنی توقعات کو انسانوں سے وابستہ کرنے کے شرک میں مبتلا ہو جائے۔

إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ

(انبیاء آیت ۹۱)

اس جگہ اللہ تعالیٰ مختلف انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے۔ کہ یہ سب نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے والے تھے۔ اور ہمارے حضور میں محبت اور خوف کی وجہ سے دعائیں کرتے تھے۔ اور ہمارے لئے خشوع و خضوع اختیار کرتے تھے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

(ہود رکوع ۲)

یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے۔ اور اپنے رب کے حضور عاجزی سے گڑگڑائے وہ جنتی ہوں گے۔ جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کا شیوہ اللہ کے حضور میں عاجزی سے گڑگڑانا بتایا۔ (باقی)

والدین کی اطاعت کی اہمیت

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک آنے والے نے عرض کیا کہ ایک نوجوان اپنی جان خدا کے حضور پیش کر رہا ہے۔ جب اس کو تلقین کی جاتی ہے کہ کلمہ طیبہ پڑھو تو وہ پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضور نے پوچھا وہ نماز پڑھتا تھا؟ جواب دیا ہاں وہ نماز پڑھتا تھا۔ حضور یہ سن کر اُٹھ کر چلنے کے لئے تیار ہو گئے اور ہم بھی حضور کے ساتھ روانہ ہوئے جب حضور اس نوجوان کے ہاں داخل ہوئے تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھو اس نے عرض کیا کہ میں کلمہ طیبہ پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں؟ کسی نے عرض کیا یہ اپنی والدہ کی نافرمانی کرتا تھا۔ اس پر حضور نے فرمایا کیا اس کی والدہ اس سے محبت کرتی ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ حضور نے فرمایا اسے بلاؤ چنانچہ لوگ اس کی والدہ کو بلا کر لائے۔

اور جب وہ آئی تو حضور نے اس سے پوچھا کہ یہ تیرا بیٹا ہے اُس نے عرض کیا ہاں حضور نے پوچھا کہ اگر بڑی بھاری آگ دہکائی جائے پھر تجھ سے کہا جائے کہ اگر تو اپنے بیٹے کی سفارش کرے تو ہم چھوڑ دیتے ہیں ورنہ ہم اسے جلا دیتے ہیں کیا تو اس آگ میں اپنے بیٹے کی سفارش کرے گی اُس نے عرض کیا ایسی حالت میں تو ضرور اس کی سفارش کروں گی حضور نے فرمایا، اللہ اور مجھے گواہ بنا کر تو کہہ میں اس سے راضی اور خوش ہوں۔ بڑھیا نے کہا اے اللہ میں تجھے اور تیرے رسول کو گواہ کر کے کہتی ہوں میں بلاشبہ اپنے بیٹے سے راضی ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس قریب المرگ نوجوان سے فرمایا کہ اے نوجوان کہہ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ نوجوان نے کلمہ شہادت پڑھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کا شکر ہے کہ اس نے میرے سبب سے اُس نوجوان کو آگ سے بچا لیا (یہ حدیث الترغیب والترہیب جزو ۳ صفحہ ۱۱۱ میں طبرانی واحمد سے مختصر منقول ہے) قریب المرگ نوجوان صحابی کا نام علقمہ تھا طبرانی کی ایک طویل حدیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ حضور نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کیا اس کے والدین زندہ ہیں تو معلوم ہوا کہ صرف والدہ زندہ ہے اور وہ اس سے ناراض ہے اس پر حضور نے اس کی والدہ کو اطلاع کرائی کہ میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس پر اس کی بڑھیا ماں حاضر ہوئی۔ حضور نے اس کے بیٹے علقمہ کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اُس نے عرض کیا ویسے یہ میرا بیٹا بہت نیک ہے لیکن وہ اپنی بیوی کے مقابلے میں ہمیشہ میری نافرمانی کرتا ہے اس لئے میں ناراض ہوں طبرانی میں ہے کہ حضور نے بڑھیا سے فرمایا اگر تو اس کی خطا معاف کر دے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ خدا کی قسم جب تک تو اس سے ناراض ہے اس کی نمازیں اور صدقات قبول نہ ہوں گے بڑھیا نے کہا میں آپ کو اور لوگوں کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ میں علقمہ کو معاف کرتی ہوں۔ اس پر حضور نے لوگوں سے فرمایا دیکھو نوجوان کی زبان پر کلمہ جاری ہوا ہے یا نہیں لوگوں نے آ کر بیان کیا کہ کلمہ شہادت علقمہ کی زبان پر جاری ہو گیا ہے اور کلمہ شہادت پڑھ کر ہی اس کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے علقمہ کو غسل و کفن کرنے کا حکم دیا اور خود جنازے کے ساتھ تشریف لے گئے علقمہ کو دفن کرنے کے بعد حضور نے فرمایا کہ مہاجرین اور انصار میں سے جس شخص نے اپنی ماں کی نافرمانی کی یا اس کو تکلیف پہنچائی تو اس پر اللہ تعالےٰ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور انسانوں کی لعنت ہوتی ہے اللہ تعالےٰ نہ اس کا فرض قبول کرتا ہے نہ نفل یہاں تک کہ وہ اللہ سے توبہ کرے اور اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرے اور جس طرح ممکن ہو اسکو راضی کرے خدا تعالےٰ کی رضامندی ماں کی رضامندی پر موقوف ہے اور خدا تعالےٰ کا غصہ ماں کے غصے میں پوشیدہ ہے۔

(احمد طبرانی)

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے لوگوں نے عرض کیا کہ حضور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے حضور نے فرمایا ہاں یہ اس طرح ممکن ہے کہ دوسرے کے ماں باپ کو کوئی گالی دے اور وہ جواب میں اس کے ماں باپ کو گالی دے اسی طرح یہ دوسرے کی ماں کو گالی دے تو وہ اس کی ماں کو گالی دے (گویا اس طرح اس نے خود اپنی ماں کو گالی دی) (متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم کے نزدیک صحیح ہے)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ ماں باپ کو آزار دو کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا کے رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ بہتری اسی میں ہے ورنہ اختیار ہے۔ ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے"

نیز حضور نے فرمایا: "پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنی کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف کو منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آ سکتا بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے صرف اپنی والدہ کی خدمتگزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی یا اویس کو یا مسیح کو یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے کو گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں ایک تو یہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہوں گے۔ ہماری تعلیم کیا ہے صرف اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے۔ اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کرے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو ہماری جماعت میں داخل کیوں ہوتا ہے۔ ایسے نمونے سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے۔"

مرتبہ

شہزادہ قمر الدین مبشر

آف ٹوبہ ٹیک سنگھ حال ربوہ

امتحان کمیشن محررین صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ان امیدواران کی آگاہی کے لئے جنہوں نے کمیشن صدر انجمن احمدیہ کے امتحان میں شرکت کے لئے درخواست دی ہے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ امتحان انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۴ صلح ۱۳۴۹ ہش (۲۴ جنوری ۱۹۷۰ء) بروز ہفتہ دس بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں ہوگا۔ کاغذ قلم ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔ اگر درخواست کے ساتھ تعلیمی سرٹیفکیٹ تصدیق صدر جماعت یا امیر جماعت مقامی اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نہ بھجوائے گئے ہوں تو ہمراہ لیتے آئیں۔

انٹرویو مورخہ ۲۵ صلح ۱۳۴۹ ہش (۲۵ جنوری ۱۹۷۰ء) کو ۹ بجے صبح نظارت بیت المال آمد میں ہوگا۔

اخراجات آمد و رفت بذمہ امیدوار

محبوب عالم خالد

سیکرٹری کمیشن صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

لجنات توجہ کریں

لجنہ اماء اللہ کا مالی سال یکم اکتوبر سے شروع ہوتا ہے۔ اگر پہلے ماہ میں بجٹ پورا کرنے کی طرف توجہ نہ کی جائے تو پھر آخر میں بجٹ پورا کرنا مشکل ہو جاتا ہے ماہ اکتوبر کا گوشوارہ مصباح میں اشاعت کے لئے جا چکا ہے اس ماہ میں آمد متوقع آمد سے کم ہوئی ہے۔ تمام لجنات اس بات کا خیال رکھیں کہ اپنے معیار قربانی کو گرنے نہ دیں اگر وہ لجنات جو نا دہندہ ہیں چندہ بھجوانا شروع کر دیں تو ہمارا چندہ بہت زیادہ ہو سکتا ہے۔ پاکستان کی کل قریباً سوا چار سو لجنات میں سے ماہ اکتوبر میں ۷۰ لجنات کی طرف سے ، ۱۲ نا صرات کی طرف سے ممبری کا چندہ موصول ہوا ہے۔

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

وقفِ جدید کے کارکنان کیلئے نہایت ضروری اعلان

احباب جانتے ہیں۔ کہ وقف جدید کا بارھواں سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو چکا ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک تحریک کے تیرھویں سال کا اعلان فرما دیا ہے۔

پس ضروری ہے۔ کہ ایسے عہدیدار یعنی سیکرٹریان مال یا سیکرٹریان وقف جدید جن کے پاس ۶۹ء کی جمع شدہ رقم خواہ وہ قلیل ترین ہی کیوں نہ ہو۔ موجود ہو وہ فوراً۔ اس اعلان کو دیکھتے ہی یہ رقم ناظم مال۔ وقف جدید یا صدر انجمن احمدیہ میں بحساب وقفِ جدید۔ فوری طور پر ارسال فرما دیں۔ یہ رقم ماہ حال کی آٹھ تاریخ سے پہلے پہل مرکز میں جمع ہونی بیحد ضروری ہے۔ ورنہ یہ بقائے میں شمار ہوگی۔ اور آئندہ سال خواہ مخواہ اس کا بوجھ عہدیداران پر ہوگا۔

پس وقف جدید کا تمام بقایا اس اعلان کو دیکھتے ہی مرکز میں بحساب وقف جدید ارسال فرما دیں۔

(ناظم مال۔ وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میری والدہ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد شفیع صاحب مرحوم مورخہ ۱۲/۳۱/۶۹ کو رات ۹ بجے وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں نیک پارسا اور تہجد گزار تھیں اور دینی زندگی میں کوئی جلسہ نہیں چھوڑا ۱۲/۳۰/۶۹ کو ربوہ سے واپس سیالکوٹ پہنچیں اور نصف گھنٹے بعد اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو صبر کی توفیق عطا فرما دے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ (ارشد محمود گوندل گلی میر حسام الدین سیالکوٹ)

۲۔ مکرم ظفر محمود خان صاحب برادر مکرم خان آفتاب احمد خان صاحب اسلام آباد چھ جمعرات کو قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

احباب سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت نصیب کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(غلام احمد زعیم انصار اللہ حلقہ کینال کالونی سٹینو گرافر محکمہ انہار لائل پور)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ کے دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ جماعت کے تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ میری والدہ ماجدہ صاحبہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں محض اپنے فضل و کرم سے جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور لمبی زندگی سے نوازے۔ (آمین ثم آمین)

(شفیق بخاری ابن حکیم سید پیر احمد ہوشیارپوری۔ بازار پنساری حال سیالکوٹ)

احمدی والدین کی خدمت میں

بچوں کی تربیت کی ذمہ داری بنیادی طور پر والدین کے کندھوں پر ہے احمدی والدین سے درخواست ہے کہ وہ اس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان کے جگر گوشے کس حد تک تربیت یافتہ ہیں خاص طور پر یہ جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لی ہیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

ہر مجلس اطفال الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ باقاعدگی سے مرکز میں ارسال کرے۔ قائدین مجالس اور ناظمین اطفال اس بات کی پابندی

فضل عمر فاؤنڈیشن کا ضروری اعلامیہ برائے سال رواں ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء

علمی تصانیف پر پانچ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آ جائیں۔

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو

تیسرا انعام۔ تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ

چوتھا انعام۔ اسلامی اقتصادیات کسی دینوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جا سکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو

(۵) پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا۔ جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے کسی حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا۔ مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کر لے۔

(۱۰) اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کسی شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا۔ اور اس بارے میں اس کا فیصلہ قطعی آخری ہوگا۔

نوٹ:۔ انعامی مقالہ جات بھجوانے والے دوست یہ بھی وضاحت فرما دیں کہ ان کا مقالہ کونسے انعام (پہلے یا دوسرے وغیرہ) کی کس شق میں آتا ہے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

فرمائیں۔ کہ ان کی مجلس کی طرف سے اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ باقاعدہ آتی رہے۔

مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سیاستدانوں کی اکثریت پرامن انتقالِ اقتدار کی حامی ہے

ڈھاکہ ۶ جنوری۔ صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے کہا ہے سیاستدانوں کی اکثریت ملک میں پرامن تبدیلی اقتدار کی حامی ہے۔ انہوں نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ مشرقی پاکستان کے دورے کے دوران ان سے ملاقات کرنے والے تمام سیاسی لیڈروں نے انہیں اس بات کا یقین دلایا ہے کہ وہ عام انتخابات کے پرامن ماحول میں انعقاد کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ صدر نے یہ بات کل صوبے کا پندرہ روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد راولپنڈی روانہ ہونے سے پہلے ڈھاکہ کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ صدر یحییٰ نے کہا انہوں نے ہر سیاستدان پر زور دیا ہے کہ وہ آئندہ انتخابات کے لئے ایسے حالات پیدا کرکے تمام دنیا کے سامنے ایک مثال قائم کریں۔ صدر پاکستان نے سیاستدانوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ ان کی دلی خواہش ہے کہ عام انتخابات پرامن ہوں۔ صدر نے اخبار نویسوں کو جو مختصر بیان دیا اس میں کہا گیا ہے "میں نے مشرقی پاکستان میں قیام کے دوران متعدد افراد اور سیاستدانوں سے ملاقات کی ہے۔ سیاستدانوں نے مجھے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ ملک میں عام انتخابات کے پرامن انعقاد میں تعاون کریں گے۔ یہی میری خواہش ہے اور میرا تاثر ہے کہ سیاستدانوں نے مجھے یہ یقین دہانی صدق دل اور وطن کی محبت سے سرشار ہو کر کرائی ہے۔ سیاستدانوں کی اکثریت اقتدار کی پرامن منتقلی کی خواہشمند ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ سیاستدان اپنے قول و فعل سے نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ پوری دنیا کے لئے مثال قائم کریں گے۔"

کیچڑ اچھالنے سے گریز کریں

ڈھاکہ ۶ جنوری۔ کنونشن مسلم لیگ (ایوب گروپ) کے قائم مقام صدر مسٹر فضل القادر چودھری نے سیاسی جماعتوں پر زور دیا ہے کہ وہ ملک میں پرامن فضا برقرار رکھنے کے لئے سیاسی ضابطہ اخلاق کی پابندی کریں۔ انہوں نے سیاسی لیڈروں سے اپیل کی کہ وہ اپنے کارکنوں اور حامیوں کو نظم و ضبط سکھائیں تاکہ آئندہ عام انتخابات آزادانہ اور منصفانہ طور پر منعقد ہو سکیں۔ انہوں نے یہ بات آج اے پی پی سے ایک انٹرویو کے دوران کہی۔

ملکی مسائل کو سائنس کے ذریعہ حل کیا جا سکتا ہے

راجشاہی ۶ جنوری۔ مرکزی وزیر تعلیم مسٹر شمس الحق نے کہا ہے کہ اس وقت ملک کو جو مسائل درپیش ہیں۔ وہ ایسے نہیں کہ انہیں حل نہ کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہماری قومی جدوجہد کو صحیح اور سائنسی خطوط پر چلایا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم ان مسائل کو آسانی کے ساتھ حل نہ کر سکیں۔ یہ بات انہوں نے اپنے ایک پیغام میں کہی جو انہوں نے چھ روزہ سالانہ سائنس کانفرنس کے افتتاح کے موقع پر بھیجا۔

مسٹر شمس الحق نے کہا کہ سائنس کی تعلیم کو فوقیت دینے سے ہمارے سامنے امید اور روشنی کے دروازے کھل جائیں گے۔ جو سائنسی علم نے ترقی یافتہ ممالک میں کھولے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک کو متعدد مسائل درپیش ہیں۔ اور یہ ہمارے لئے ایک چیلنج ہیں۔ انہیں موثر طور پر اس طرح حل کیا جا سکتا ہے کہ پاکستان کے قومی مقصد پر عمل درآمد کرنے کے لئے سائنسی اور فنی علم کو استعمال کیا جائے۔

مسٹر شمس الحق نے کہا کہ سائنس کی تعلیم کو فوقیت دینے سے ہمارے سامنے امید اور روشنی کے وہ دروازے کھل جائیں گے جو سائنسی علم نے ترقی یافتہ ممالک میں کھولے ہیں انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک کو متعدد مسائل درپیش ہیں اور یہ ہمارے لئے ایک چیلنج ہیں۔ انہیں موثر طور پر اس طرح حل کیا جا سکتا ہے کہ پاکستان کے قومی مقصد پر عمل درآمد کرنے کے لئے سائنسی اور فنی علم کو استعمال کیا جائے۔

یاسر عرفات کا بیان

عمان ۶ جنوری۔ تحریک آزادی فلسطین کے سربراہ جناب یاسر عرفات نے کہا ہے کہ عرب حریت پسندوں نے مادر وطن فلسطین کو یہودیوں کے غاصبانہ قبضے سے نجات دلانے کا عہد کیا ہے اور وہ اپنے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے برسہا برس تک جنگ کریں گے۔ انہوں نے دریائے اردن کے مغربی کنارے غزہ اور صحرائے سینا کو ملا کر فلسطینی حکومت کے قیام کی تجویز کو عرب حریت پسندوں کی جدوجہد کے خلاف ایک سازش قرار دیتے ہوئے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ عرب نہ تو بڑی طاقتوں کے تحت کوئی طفیلی فلسطینی ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی ہم اسرائیل کو قائم رکھنے کے حق میں ہیں۔

تارکین وطن کی کمیٹی کے ارکان راولپنڈی پہنچ گئے

راولپنڈی ۶ جنوری۔ برطانوی پارلیمانی گروپ جو نسلی امتیاز اور نقل وطن سے متعلق دارالعوام کی سلیکٹ کمیٹی کا سب کمیٹی ہے آج راولپنڈی پہنچا۔ اس پانچ رکنی گروپ کی قیادت مسٹر آرتھر باٹملی کر رہے ہیں

صدر نے فوجی یونٹ کا معائنہ کیا

ڈھاکہ ۶ جنوری۔ صدر جنرل اے ایم یحییٰ خان نے کل راجشاہی کے قریب ایک فوجی یونٹ کا معائنہ کیا اس موقع پر گورنر مشرقی پاکستان وائس ایڈمرل ایس ایم احسن۔ مشرقی پاکستان کی فوج کے کمانڈر جنرل آمیر کی نڈنگ اور دوسرے اعلیٰ افسر صدر کے ہمراہ تھے۔

سوہارتو ملائیشیا کا دورہ کریں گے

جکارتہ ۶ جنوری۔ انڈونیشیا کے صدر جنرل سوہارتو اس سال کے آخر میں ملائیشیا کا دورہ کریں گے۔ اس بات کا اعلان کل وزیر خارجہ ڈاکٹر آدم ملک نے کیا۔

مصری فوج نے ۵ اسرائیلی ہلاک کر دیئے

قاہرہ ۶ جنوری۔ صحرائے سینا میں کل رات مصری فوج کے ایک دستے نے اسرائیلی فوج پر حملہ کر کے پانچ اسرائیلی سپاہیوں کو ہلاک کر دیا۔

امریکی نائب صدر کھٹمنڈو پہنچ گئے

کھٹمنڈو ۶ جنوری۔ امریکہ کے نائب صدر سپائرو ایگنیو نیپال کے ۲۲ روزہ دورے پر کل کھٹمنڈو پہنچ گئے۔

چرائے ہوئے مصری راڈار سٹیشن کے معائنہ کی تردید

تل ابیب ۶ جنوری۔ اسرائیلی حکام نے ان خبروں کی تصدیق کرنے سے انکار کیا ہے کہ امریکہ اور بعض دوسری مغربی طاقتوں نے اسرائیلی حکومت نے مصر سے چرائے ہوئے گشتی راڈار اسٹیشن کے معائنہ کی اجازت مانگی ہے۔ دریں اثناء اسرائیلی خفیہ پولیس کے سابق سربراہ جنرل ہکم ہرزوگ نے کہا ہے کہ متعلقہ راڈار سٹیشن تین سو میل دور سے کم بلندی پر اڑنے والے طیاروں کی خبر دیتا ہے۔ مصر کو اس راڈار سٹیشن کی مدد سے اسرائیلی حملہ آور طیاروں کی پرواز کا فوراً پتہ چل جاتا تھا۔ امریکی وزارت دفاع سے منسلک ماہرین نے کہا ہے کہ روسی ساخت کا یہ راڈار اپنی طرز کی نہایت انوکھی ایجاد ہے۔ جس کی مدد سے امریکہ اپنے راڈار نظام کو بہتر بنا سکتا ہے۔

امانت تحریک جدید

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں"۔

احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی جائز رقوم امانت تحریک جدید میں جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

جماعتِ احمدیہ کا ۸۰ واں للٰہی جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

مظہر نہ تھا۔ جملہ انبیاء میں سے یہ مقام صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ آپؐ اللہ تعالےٰ کی کسی ایک یا چند صفات کے نہیں بلکہ اُن تمام تشبیہی صفات اور ان کے جلووں کے مظہر اتم ہیں جن کا تعلق اِس عالمین سے ہے۔ اِس امر کے ثبوت میں کہ سابقہ انبیاءؑ پر یہ حقیقت ایک رنگ میں ظاہر کی گئی تھی حضور ایدہ اللہ نے عہدنامۂ قدیم کی کتب سے انبیاءؑ بنی اسرائیل کے بعض اقوال اور حوالے پڑھ کر سنائے جن میں انہوں نے اِس حقیقت کا اقرار کیا ہے۔

اِس کے بعد حضور نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس انتہائی ارفع و اعلےٰ مقام یعنی حقیقتِ محمدیہ کو سورۃ النجم کی آیات (۴ تا ۱۱) میں بیان کیا گیا ہے جو حضور نے تقریر کے شروع میں تلاوت کی تھیں۔ حضور نے اِن آیات کی تفسیر بیان کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلےٰ اور انسانی فہم و ادراک سے بالا مقام پر ایسے اچھوتے اور مسحور کن انداز میں روشنی ڈالی کہ سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔ اور وہ روحانی مسرت سے سرشار ہو کر بے اختیار جھوم اٹھے۔

حضور نے واضح فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود اوپر کی جانب قوسِ الوہیت یا قوسِ اعلےٰ اور نیچے کی طرف قوسِ اسفل یا قوسِ دُنیا کے درمیان ان دونوں قوسوں کے مشترکہ وتر کے طور پر ہے۔ حقیقتِ محمدیہ وہ وتر نہیں بلکہ اِس وتر کا مرکزی نقطہ ہے۔ یہ وتر مرکزی نقطہ سے دائیں جانب اور بائیں جانب صفاتِ الٰہیہ یا بالفاظ دیگر انبیاء و صلحا کے بے شمار نقاط پر مشتمل ہے۔ دائیں جانب گزشتہ انبیاء ہیں اور بائیں جانب بعد میں آنے والے امت مسلمہ کے برگزیدہ وجود۔ ان کے درمیان یا عین وسط میں حقیقتِ محمدیہ مرکزی نقطہ کے طور پر ہے۔ حقیقتِ محمدیہ کی چار حرکتیں ہیں۔ ایک حرکت اوپر کی طرف یعنی قوسِ الوہیت کی طرف ہے، دوسری اور تیسری حرکت خود وتر پر دائیں اور بائیں جانب ہے اور چوتھی حرکت نیچے کی طرف یعنی دُنیا کی قوس کی جانب ہے۔ یہ مرکزی نقطہ (بالفاظ دیگر حقیقتِ محمدیہ) بحرِ الوہیت میں غوطہ زن ہو کر اوپر کی طرف بلند ہونا شروع ہوا بلند ہوتے ہوتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے بلند سے بلند تر مقام پر پہنچے کہ وہاں سے خدا نے محبت و شفقت اور پیار کے رنگ میں آپؐ کا ہاتھ پکڑا اور آپؐ کو عرش پر بٹھا لیا اس طرح سب سے اعلےٰ سب سے ارفع اور سب سے افضل آپؐ کا وجود بن گیا۔ اور آپؐ ہی عالمین سے تعلق رکھنے والی جملہ صفاتِ الٰہیہ کے مظہر اتم قرار پائے۔ دوسری اور تیسری حرکت اس مرکزی نقطے یا حقیقتِ محمدیہ کی وتر پر دائیں اور بائیں جانب ہے۔ دائیں طرف حرکت انبیاء ماسبق کی طرف ہے اور بائیں طرف حرکت بعد میں آنے والوں کی طرف۔ سو گویا آپؐ کی روحانی تاثیر سارے وتر میں پھیلی ہوئی ہے۔ اولین کو بھی فیضانِ الٰہی آپؐ ہی کی وساطت سے ملا اور آخرین کو بھی تاقیامت آپؐ ہی کی وساطت سے الٰہی فیضان ملتا چلا جائے گا۔ اسی لئے آپؐ کا وجود عالمِ موجودات پر ازل سے مؤثر ہے اور تاقیامت مؤثر رہے گا مرکزی نقطے یا حقیقتِ محمدیہ کی چوتھی حرکت نیچے کی طرف یعنی دُنیا اور اسکی مخلوق کی طرف ہے۔ یہاں بھی آپؐ کی شان بہت ہی بلند اور ارفع و اعلےٰ نظر آتی ہے۔ دوسرے انبیاءؑ بنی نوع انسان کے لیے ہمدرد اور رستگار نہ تھے جیسے کہ آپؐ ہیں۔ آپؐ نوع انسان کی ہمدردی میں اسفل السافلین تک پہنچے اور جو شخص اپنی شامتِ اعمال کے نتیجہ میں گرتے گرتے وہاں پہنچا ہوا تھا آپؐ ہاتھ پکڑ کر اسے بھی وہاں سے نکال لائے۔ اس انتہائی ارفع و اعلےٰ مقام میں کوئی بھی آپؐ کا شریک نہیں۔ اسی کا نام حقیقتِ محمدیہ ہے اور یہی ختم نبوّت کی حقیقت ہے۔ اس موقع پر حضور نے انبیاء ماسبق میں سے الگ الگ ہر ایک کے مقام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظلِ کامل کی حیثیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارفع و اعلیٰ مقام کو بھی بہت مسحور کن انداز میں واضح فرمایا۔

حقیقتِ محمدیہ کو بڑی عمدگی سے واضح کرنے کے بعد حضور نے بنی نوعِ انسان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بے شمار احسانات اور آپؐ کی وساطت سے بنی نوع انسان پر ہونے والی بے انداز رحمتوں میں سے بہ اقتضائے وقت چار احسانات اور رحمتوں پر قرآن مجید، احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رو سے بہت بصیرت افروز پیرائے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔

گزشتہ سال کی علمی تقریر کی طرح حضور کی یہ ٹھوس اور پُرمغز بایں ہمہ نہایت سادہ اور عام فہم تقریر علوم و معارف کا ایک بحرِ بیکراں اور حقائق و دقائق کا ایک بھرپور خزینہ تھی جس نے ہزارہا سامعین کو علوم و معارف کے سمندر میں غوطہ زن کر کے ان کے دامن ہائے استعداد کو حقائق و دقائق کے موتیوں اور جواہرات سے پُر کر دیا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلےٰ مقام اور انتہائی بلند و بالا شان کے اِس عرفان پر بے پناہ عقیدت و محبت اور جذبۂ عشق سے سرشار ہو کر بار بار حضرت محمد مصطفیٰ زندہ باد اور اسلام زندہ باد کے نعرے بلند کرتے رہے اور تقریر سماعت کرنے کے دوران آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیج بھیج کر آپؐ کے وجود باجود کے ساتھ اپنے محبت و عشق کے جذبہ کا اظہار کرتے رہے۔ اس وقت یوں محسوس ہوتا تھا کہ سامعین ہی نہیں کائنات کا ذرہ ذرہ وجۂ تخلیق کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے۔ (باقی)

وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

احباب جلد از جلد اپنے وعدہ جات بھجوائیں، اطفال کے وعدہ جات الگ ہوں

جیسا کہ احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد (الفضل مورخہ ۳ جنوری ۱۹۷۰ء) میں پڑھ چکے ہیں کہ وقف جدید کے تیرہویں سال کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ لازمی ہے کہ

۱۔ جماعتیں امام وقت کی آواز سنتے ہی اپنے تمام احباب کی مکمل فہرست مع وعدہ جات دفتر وقفِ جدید میں پہنچائیں۔ اطفال کی فہرستیں اور وعدہ جات الگ ہوں۔

۲۔ ہر دوست کے نام کے سامنے ان کے گزشتہ سال کے وعدے کی رقم بھی درج ہو تاکہ معلوم ہو سکے کہ انہوں نے نئے سال میں کتنا اضافہ کیا ہے۔

۳۔ احباب کے اسماء کے سامنے یہ صراحت بھی ہو کہ وہ اِس وعدے کو کس صورت میں ادا فرمادیں گے یعنی یکمشت طور پر یا بالاقساط۔ یا فصل کے موقعہ پر۔

عہدیدار اصحاب یہ پابندی فرمادیں کہ وہ احباب سے ان کے وعدہ جات کے مطابق بروقت وصولی کی کوشش فرمادیں۔ اِس اعلان کے ساتھ ہی یہ امر نہایت ضروری ہے کہ گزشتہ سال ۱۹۶۹ء کی تمام وصول شدہ رقوم خواہ وہ تھوڑی ہوں یا زیادہ فی الفور مرکز میں وقف جدید کے حساب میں جمع کر دی جائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

کارکردگی کے لحاظ سے پہلی دس مجالس انصار اللہ کی فہرست بابت ۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹ء

۱۳۴۸ میں مجلس انصار اللہ کی کارکردگی کے لحاظ سے پہلی دس نمایاں کام کرنے والی مجالس انصار اللہ کی فہرست درج ذیل ہے۔ سر فہرست مجلس لائل پور شہر کا نام ہے جس طرح یہ مجلس علم انعامی کی مستحق قرار دی گئی۔ ۲۷ فتح ۱۳۴۸ ہش کو جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے علم انعامی اپنے دست مبارک سے لائل پور کے زعیم اعلیٰ مکرم قریشی افتخار علی صاحب کو عطا فرمایا۔ اللہ تعالےٰ یہ اعزاز مجلس لائل پور کے لئے مبارک کرے آمین۔ باقی نو مجالس بھی مبارکباد کی مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ بہتر جزا دے آمین۔

۱۔ مجلس انصار اللہ لائل پور (علم انعامی کی مستحق قرار دی گئی)

۲۔ کراچی ۳۔ پشاور ۴۔ ربوہ ۵۔ کوئٹہ ۶۔ شیخوپورہ ۷۔ سرگودھا

۸۔ سیالکوٹ ۹۔ جھنگ صدر۔ ۱۰۔ سکھر۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۱/۱ بروز بدھ بوقت دس بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

(نظارت امور عامہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴